السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

زید کہتا ہے کے رمضان المبارک کی طاق راتوں میں لیلۃ القدر کوتلاش کرنے کےلئے جاگنا سنت ہے۔ خواہ وعظ کی مجلس میں شریک ہوکر جاگے یا گھر میں عبادت کرے۔ وعظ بھی عبادت ہے۔ بکر کہتا ہے کہ شرع اسلام نے ہر وقت کےلئے ایک عبادت اور ہر عبادت کےلئے ایک طرز مقرر کیا ہے۔ لہذا ہر عبادت اپنے مقررہ طرز پر ادا کی جائے تو عبادت ہے۔ ورنہ بدعت۔ سنت نبوی ﷺ اور آثار صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین سے کہیں ثبوت نہیں ملتا۔ کہ ان راتوں میں رات رات بھر وعظ ہوئے ہوں۔ ہاں رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواج مطہرات کو فرمایا کہ اٹھو اور اللہ کی عبادت کرو۔ اس سے صرف یہ ثابت ہوتا ہے کہ راتوں کو ضرورت کے وقت بات کرنا جائز ہے۔ نہ کہ وعظ کا ثبوت نکلتا ہے۔ ہم بھی اگر اپنے اہل بیت کو ان راتوں میں اٹھا کر عبادت کرنے کو کہیں تو سنت نبوی ﷺ پر عمل ہوتا ہے۔ اور موجودہ مجالس وعظ اس رات کو عبادت نہیں بلکہ اللہ اور اس کے بندوں کے درمیان ایک حجاب ہے۔ جو لیلۃ القدر کی برکتوں سے محروم رکھتا ہے۔ ان مجلسوں میں جاگنے والوں سے پوچھو کہ کبھی کسی نے لیلۃ القدر دیکھی براہ مہربانی قرآن وسنت کی روشنی میں بتایا جائے کہ ان دونوں میں کون حق پر ہے۔؟ (محمد رفیع از دہلی)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ
الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

وعظ کہنا یا وعظ سننا بھی عبادت ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

تدارس ساعة من الیل خیر من احیایٔہ بوقت شب ایک گھڑی علمی بات کرنا ساری رات کی عبادت سے اچھا ہے۔ اس حدیث سے ہمارا دعویٰ ثابت ہے کہ وعظ گوئی یا وعظ شنوی سب عبادت ہے۔ پس زید کا قول صحیح ہے۔ واللہ اعلم (اہل حدیث 30 رمضان 1351 ہجری)

[فتاویٰ ثنائیہ]

جلد01ص655

محدث فتویٰ